نوحہ

بی.بی سکینہؑ

اک دیا کوئی جلادے شام کے زندان میں
بابا بڑا اندھیرا ہے ۔ بابا بڑا اندھیرا ہے

۱) خاک کے بستر پہ مجھ کو نیند کیسے آئے گی
خون آنکھوں سے سکینہؑ ہر گھڑی برسائے گی
آپ کی فُرقت میں بیٹی کس طرح جی پائے گی
یہ دل دوہائی دیتا ۔ بابا بڑا اندھیرا ہے

۲) خون ہے کانوں سے جاری اور ہونٹوں پر بُکا
دے رہی ہوں شام کے اِس قید خانے میں صدا
ہر گھڑی تازہ مصیبت ہر گھڑی تازہ جفا
بے درد ساری دُنیا ہے ۔ بابا بڑا اندھیرا ہے

۳) اب ہوا احساس مجھ کو ہے یتیمی کیا بھلا
میرے رونے پر ہے پہرے اور ماتم پر سزا
شام کے زندان میں ہے زندگی بے آسرا
ہر دم لبوں پہ نوحہ ہے ۔ بابا بڑا اندھیرا ہے

۴) اک سکوں کا سانس لینا بھی یہاں دُشوار ہے
قلب میں پیوست بابا درد کی تلوار ہے
زندگی نوحہ کُنا ہے موت ماتم دار ہے
ماحول قبر جیسا ہے ۔ بابا بڑا اندھیرا ہے

۵) ظالموں سے پوچھتی ہوں کیا خطا مجھ سے ہوئی
بس یہی ہے جرم میرا میں ہوں بیٹی آپ کی
اِن درندوں سے بچالو ورنہ میں مرجاؤں گی
اک خوف مجھ کو رہتا ہے ۔ بابا بڑا اندھیرا ہے

۶) کیوں نہیں سُنتا ہے کوئی آنسوؤں کی اِلتجا
کوئی دے مجھ کو دلاسے آپ ہیں اور نہ چچا
ایسے جینے سے تو بہتر موت کا آنا بھلا
احساس اب یہ ہوتا ہے ۔ بابا بڑا اندھیرا ہے

۷) اک دلِ حسّاس ہے اور لاکھوں سدمے قید کے
گھر میں جاکر بھی نظر آئیں گے سپنے قید کے
اپنے دامن میں سمیٹے زخم اتنے قید کے
یہ زخم سب سے گہرا ہے ۔ بابا بڑا اندھیرا ہے

۸) ایسا لگتا ہے یہاں پر سانس لینا جرم ہے
ہائے اِس تنہائی میں بھی بات کرنا جرم ہے
ہد ہوئی کہ روشنی کا بھی گُزرنا جرم ہے
دیکھو ستم یہ کیسا ہے ۔ بابا بڑا اندھیرا ہے

۹) جو سکینہؑ کی فغاں تھی ہو بیاں کیسے علی
آنسوؤں کی القما اب آنکھ سے جاری ہوئی
درد کی روداد لِکھ کر رویا انسؔر عازمی
کیسا اجیب مسرا ہے ۔ بابا بڑا اندھیرا ہے